119955-مسلمانوں کے فقر کا سبب کثرت نسل ہے جیسا قول کہنے والے کا حکم

سوال

اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ :

"مسلمانوں کے فقر اور کمزوری اور اس دور میں ان کے پیچھے رہنے کا سبب کثرت نسل ہے، اس لیے مسلمان ترقی نہیں کر سکے، ایسا اعتقاد رکھنے والے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس کا یہ قول اور رائے غلط ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی روزی میں فراوانی کرنے والا ہے وہ جسے چاہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہے کم دیتا ہے، روزی میں کمی کا سبب اور علت کثرت نسل اور افراد نہیں، کیونکہ زمین میں جو بھی چلنے پھرنے اور رینگنے والی چیز ہے اسکا رزق اللہ کے ذمہ ہے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی اپنی حکمت سے جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا.

ایسا عقیدہ رکھنے والے کو میری نصیحت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس باطل اعتقاد کو چھوڑ دے، اور یہ علم میں رکھے کہ دنیا جتنی بھی بڑھ جائے اور اگر اللہ چاہے تو ان کے لیے روزی کھول دے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :

.{اور اگر اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے روزی کشادہ کر دے تو وہ زمین میں فساد کرنے لگیں، لیکن اللہ تعالی جتنی چاہتا ہے اسی کے مطابق روزی اتارتا ہے، یقینا وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے}.الشوری (27).

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ

دیکھیں : فتاوی علماء البلد الحرام صفحہ (1084).

بلاشک نسل کی تحدید یا کم کرنا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے متصادم ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے ساتھ امتوں پر فخر کرونگا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح کہا ہے.

اس لیے جو نسل میں کمی کرنے کی کوشش کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے وہ چاہتا ہے کہ روز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کی کثرت ہونے کے ساتھ باقی انبیاء پر فخر نہ کریں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو ساری مخلوق کی روزی کی ضمانت لیتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور زمین میں چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی پر ہیں}.ھود (6).

چنانچہ افراد کی کثرت کے خلاف باتیں کرنا چاہے یہ مانع حمل ادویات کی ترویج یا پھر حمل ساقط کرانے یا کسی اور طریقہ سے ہو اور یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر ضروریات پوری نہیں ہونگی، اور بشری مصلحت یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسانوں کی تعداد میں کمی کی جائے اور نسل کم رکھی جائے.

یہ چیز تو اللہ کی ربوبیت اور مخلوق کے لیے وسعت رزق کا انکار ہے، اور یہ بالکل اسی اعتقاد کی طرح ہے جو مشرک رکھتے تھے، جو اپنی اولاد فقر وفاقہ کے ڈر سے قتل کر دیا کرتے تھے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے :

.{اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، تمہیں اور انہیں رزق ہم ہی دیتے ہیں}.الانعام (151).

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا :

.{اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، انہیں اور تمہیں رزق ہم ہی دیتی ہیں، یقینا ان کا قتل بہت بڑی غلطی ہے}.الاسراء (31).

کثرت امت اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اللہ وحدہ لا شریک ہی کی عبادت کرنی چاہیے، اسی لیے اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی کچھ نعمتیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا :

.{اور یاد کرو جب تم قلیل تعداد میں تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا}.الاعراف (86).

اور پھر کثرت امت تو امت کی عزت اور دشمن کے خلاف مدد کا باعث بنتی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے :

.{پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنایا بنی}.اسرائیل (6).

مصر کے متعلق مستقبلی سرچ کے متعلق ڈاکٹر محمد سید غلاب کہتے ہیں :

"کثرت سکان کبھی بھی بوجھ نہیں رہا، اور نہ ہی یہ اسے آئندہ صدی میں بوجھ شمار کرنا صحیح ہوگا؛ کیونکہ یہی کثرت ہے جس نے مصر کو ہر دور میں ترقی دی"

اور ایک دوسری سرچ میں ڈاکٹر مصطفی فقی مصر میں اہم ترین اسباب و عوامل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ :

"مصر ثروت بشری کا خزانہ ہے"

اور اقتصادی امور کے ماہر استاد خورشید احمد کہتے ہیں :

"مستقبل میں ان ممالک کو ہی قوت و غلبہ حاصل ہوگا جن کے شہریوں کی تعداد زیادہ ہوگی، اور فی وقت ذاتہ وہ فنی علوم سے مزین ہونگے، اس لیے یورپ والوں کے لیے اپنی قیادت و سیادت کو بچانے کے لیے کوئی اور چیز نہیں بچی الا یہ کہ وہ ایشیا اور افریقی ممالک میں نسل کم کرنے کا نعرہ بلند کریں اور اس کی ترویج کریں، اور مانع حمل ادویات استعمال کرائیں.

اسی بنا پر یورپی ممالک آج اپنے ممالک میں کثرت نسل پر کام کر رہے کہ ان کے ممالک میں تعداد زیادہ ہو جائے، لیکن اسی وقت وہ ایشیا اور افریقی ممالک میں ایسے اسلوب اور ذرائع استعمال کرنے کی کوشش میں ہیں جس سے ان ممالک کے رہائشیوں کی تعداد کم ہو سکے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

استاد "اور جنسکی "جو کہ ایک امریکی مفکر ہے نے بہت سچی بات کہہ ڈالی کہ : اور مستقبل میں قوت وطاقت اس کے پاس زیادہ ہوگی جس کے افراد کی تعداد زیادہ ہے "

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں :

"تاریخ کا علم حاصل کرنے والے طالب علم پر یہ مخفی نہیں کہ :

ملک کے رہائشیوں کی تعداد کی سیاسی طور پر جزری اہمیت رکھتی ہے، اس لیے ہر معاشرے یا عالمی طاقت نے اپنے اہتمامات تعمیری اور انشائی دور میں افراد کی کثرت میں کی ہے، اور اسی لیے معروف مؤرخ استاد "ویل ڈیورنٹ "کثرت سکان کو شہری ترقی کے اہم اسباب میں شمار کرتا ہے، اور استاد "آرنلڈ ٹوینبی " نے بھی اس کو اساسی رد قرار دیا ہے جو انسانیت کی ترقی کے خلاف ہوں.

حتی کہ بات کو غلط نہ سمجھ لیا جائے صرف اکیلا کثرت سکان ہی کسی قوم کی ترقی اور دشمن پر غلبہ کی ضامن نہیں بلکہ یہ ایک رئیسی سبب ہے، لیکن اکیلا یہی سبب نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قوی تعلیم اور صحیح تربیت، اور معاشرے میں امن وامان ہونا، اور خرابیوں اور فساد کے خلاف جنگ کا ہونا بھی ضروری ہے.

لیکن اس سب سے قبل ایمان اور تقوی کا ہونا ضروری اور اساسی چیز ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتیں کھول دیں، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر پکڑلیا}.الاعراف (96).

مسلمانوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے دشمنان اسلام کی چیخیں اور آوازیں زیادہ بلند ہوگئی ہیں، کیونکہ مسلمانوں کی کثرت ان کے لیے خطرے کا باعث ہے.

کتاب "مشرق وسطی میں جغرافی تبدیلیاں "جس کے مؤلف پروفیسر ارنن سوفر ہیں میں لکھا ہے یہ کتاب یہودی ملک میں پڑھائی جاتی ہے، اور خاص اداروں کے لیے یہ مرجع شمار ہوتا ہے، اس کو لکھنے والے کی رائے ہے کہ مصر میں آبادی کی کثرت اسرائیل کے لیے بڑی پریشان کن ہے، کیونکہ وہ ایک طاقتور لشکر بنانے کی طاقت رکھتا ہے.

اور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف (1988/1/9) کے اخبار میں ایک کالم "متوسط حوض میں کثرت انسانی وقتی بم " کے نام سے ایک کالم چھپا ہے، جس میں کالم نگار نے اس قضیہ کے متعلق بحث کی ہے جس نے یورپ کی نیند حرام کردی ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بحرا بیض متوسط کے مشرق اور جنوب میں واقع بڑے ممالک کی آبادی کی کثرت، اور بحرا بیض کے شمال میں واقع ممالک میں آبادی کی کمی اس کالم میں اقوام متحدہ نے ماحول کے متعلق پروگرام کی رپورٹ نقل کی ہے کہ :

"کہ پچاس کی دہائی میں بحرا بیض متوسط کے دوتہائی رہائشی یورپی لوگ تھے جو جبل طارق سے لیکر بوسفور کے علاقے تک پھیلے ہوئے تھے، لیکن (2025) کے سال میں یہ صورت حال اس کے برعکس ہوجائیگی کیونکہ بحرا بیض متوسط اگر عربی نہیں تو اسلامی ضرور بن جائیگا.

یہ کالم اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے مابین نسل محدود کرنے، اور آبادی زیادہ نہ کرنے کی بات کرتا اور ترغیب دلاتا ہے، اور اس کے لیے کئی قسم کے نعرے بلند کرتا کہ : خاندان کو منظم کریں، اور معاشرے کی تنظیم ہونی چاہیے، اور خاندانی پلاننگ وغیرہ نعرے لگاتا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ جو اس کی ترغیب دلاتے ہیں وہ دشمنان اسلام کی خدمت کررہے ہیں، اور دشمنان اسلام کی مصلحت کی خاطر کام کررہے ہیں چاہیں وہ اس کو جانیں یا نہ جانیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نسل محدود کرنے کا قول ایسا قول ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں یہ چیز مسلمانوں کے دشمنوں کی جانب سے داخل کردہ ہے، جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہ ہو؛ کیونکہ جب مسلمان زیادہ ہو جائینگے تو کافروں کے لیے رعب کا باعث ہونگے، اور یہ مسلمان کافروں سے بے پرواہ ہو کر سب کچھ خود کرنے لگیں گے، زمین کی کاشت کرینگے، اور تجارت میں مشغول ہونگے، اس طرح وہ اقتصادی طور پر بلند ہو جائینگے، اور باقی مصالح بھی پورے کرلیں گے اور کافروں کی انہیں ضرورت ہی نہیں رہے گی.

لیکن جب مسلمانوں کی تعداد کم ہوگی تو وہ ذلیل ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے، اور ہر چیز میں دوسروں کے محتاج رہیں گے " انتہی

دیکھیں : تفسیر سورۃ البقرۃ (88/2).

اور آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہیں گے کہ نظام اور بڑھوتی اور قوانین کی صحیح پلاننگ کے ساتھ نسل اور آبادی کی کثرت کے محتاج ہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے، اور اس میں ہمیں جدید علوم سے استفادہ کرنا چاہیے.

مزید فائدہ کے لیے مودودی کی کتاب حرکۃ تحدید النسل (178-168) اور میگزین "البیان عدد نمبر (11) (107-191) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.